امام المحدثین

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

حیات وخدمات

محمد یعقوب ربانی فاضل جامعہ سلفیہ فیصل آباد

نظر ثانی:
فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالعزیز علوی
شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد

ویسے تو ہماری تاریخ اسلامی نے ہر دور میں بڑے عظیم جرنیل وکمانڈر اور بڑے بڑے محدث وامام پیدا کیے۔ کثیر تعداد میں علماؤ فقہاء کو جنم دیا متقی وپرہیز گار اولیاء اکرام کا ایک جم غفیر ہر دور میں امت کے اندر موجود رہا ہے اور بڑے بڑے وعلوم وفن کے پیکر بہت زیادہ دین کیلئے لڑنے والے اور مر مٹنے والے سپاہ ہو گذرے ہیں لیکن صحابہؓ وتابعینؒ کے بعد سے لیکر آج تک جو جامعیت وکاملیت امام بخاریؒ کو حاصل ہے وہ کسی دوسرے فرد و بشر کو نصیب نہیں۔ میدان علم حدیث کا ہو یا علم تفسیر کا، بات اصول تفسیر کی ہو یا قواعدِ حدیث کی، مسئلہ فقہ کا ہو یا علل حدیث کا، معاملہ روایت حدیث کا ہو یا درایتِ حدیث کا، بحث اسماء الرجال کی ہو یا اسلاف کے آثار واقوال کی، گفتگو قرآنی آیات سے استنباط کی ہو یا نبوی احادیث سے استدلال کی، عملی میدان میں جائیں تو ولائت ہو یا قناعت، استقامت ہو یا استقلال، شب بیداری ہو یا جہاد کی تیاری، تحصیل علم کا سفر ہو یا احادیث جمع کرنے کی فکر، غرضیکہ تمام علوم وفنون میں امام بخاریؒ کو (ہر فیلڈ کا) مرد میداں مانا اور مرجع خلائق تسلیم کیا جاتا ہے ایک ایسی شخصیت کہ جن پر تلامذہ وشاگردان کو فخر بجا خود انکے اساتذہ وشیوخ کو بھی فخر حاصل ہے۔

امام بخاریؒ کی ہی شخصیت ہے جس کو علم، ورع، ثبت، عدالت ، حفظ، تقوی، ضبط، معرفت، بصیرت، فقاہت، اجتہاد میں تمام محدثین کا سردار اور ائمہ حدیث کا امیر مانا جاتا ہے اسی طرح انہیں مورخین ومفسرین اور کاروان علم جرح وتعدیل کے ماہرین کا سرخیل کہا جاتا ہے وہ تاریخ کے سب سے بڑے نقاد [illegible]ۃ ہیں جن کے بارے مشہور ہے کہ جس راوی کو امام بخاریؒ نے پاس کر دیا جانو اس نے پل پار کر لیا۔ جماعتِ صحابہؓ کی باری آئے تو امام قتیبہ بن سعیدؒ جیسا جلیل القدر محدث (جو مولفین صحاح ستہ کے استاد ہیں) حضرت امام بخاریؒ کے بارے فرمائیں گے ''فقہاء ومحدثین میں بخاریؒ کا وہی مقام ہے جو اصحاب رسول ﷺ میں حضرت عمر فاروقؓ کا مرتبہ ہے تابعین کی باری آئے تو امام حسن بصریؒ سے زیادہ ! نہیں ماہر فقہ ومعرفتِ حدیث تسلیم کیا جائے ائمہ اربعہؒ کی بات کریں تو علوم وفنون کے سمندر معلومات اسلامیہ کے مراجع امت کے کبار واجلہ ہونے کے باوصف امام بخاریؒ کے سامنے .... واللہ کسی کی توھین وتنقیص اور تخفیف وتصغیر مقصود نہیں ہے اللہ کے فرمان فوق كل ذى علم عليم کے ماتحت ایک بات کی حقیقت کا اعتراف ہے ورنہ ائمہ سلف، مجتہدین ومحدثین امت کے محسنین وقابلِ صد قدر واحترام ہیں جزاهم الله اجمعين جزاء كاملا۔ آمین امام ابوحنیفہؒ اگر فقہ میں شہرت رکھتے ہیں تو حدیث میں انکو وہ مقام حاصل نہیں ہے جو امام بخاریؒ کو میسر ہے جبکہ امام بخاریؒ فقہ میں بھی مہارت تامہ رکھتے ہیں امام ابوحنیفہؒ کے حدیث پر دسترس کا معاملہ یہ ہے کہ یزید بن ھارون سے کسی نے پوچھا، امام ابوحنیفہؒ زیادہ عالم ہیں یا سفیان ثوریؒ۔ تو انہوں نے کہا کہ فقہ میں امام ابوحنیفہؒ جبکہ حدیث میں سفیان ثوریؒ ماہر ہیں (تذکرۃ الحفاظ لذہبیؒ)

یہاں سے امام ابوحنیفہؒ کی حدیث میں حیثیت واضح ہو جاتی ہے اسی طرح امام مالکؒ فقہ وحدیث میں ماہر امام مانے جاتے ہیں لیکن تفسیر وعلل حدیث میں انہیں وہ مرتبہ حاصل نہیں جو کہ امام بخاریؒ کا نصیب ہے۔ امام شافعیؒ فقہ میں ید طولیٰ رکھتے ہیں لیکن حدیث میں انکا عالم یہ ہے کہ وہ خود اپنے شاگرد امام احمد بن حنبلؒ کو فرماتے ہیں کہ حدیث میں تم مجھ سے زیادہ ماہر ہو لہذا جب کوئی حدیث آئے مجھے بھی بتلا دیا کرو۔ خود امام احمد بن حنبلؒ حدیث کے ماہر ہیں لیکن فقہ کے سلسلہ میں انکا وہ درجہ نہیں جو امام بخاریؒ کا ہے بلکہ امام ابن جریر طبریؒ نے انہیں فقیہ ماننے سے ہی انکار کر دیا ہے یہاں تک کہ ابن عبدالبر نے جب اپنی کتاب میں فقہاء اور انکے اقوال پر بحث کی تو ان میں امام احمد کا تذکرہ ہی نہیں کیا اسی طرح حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے مقدمہ فتح الباری میں امام بخاریؒ کے استاد وشیخ ابو مصعب احمد بن ابی بکر الزہری کا قول نقل کیا ہے کہ: محمد بن اسماعيل افقه عندنا و ابصر بالحديث من احمد ابن حنبلؒ فقال له رجل من جلسانه جاوزت الحد فقال له ابو مصعب لو ادركت مالكا و نظرت الى وجهه ووجه محمد بن اسماعيل لقلت كلاهما و احد فى الفقه و الحديث یعنی ہمارے نزدیک امام بخاریؒ زیادہ بڑے فقیہ اور ماہر

حدیث ہیں تو مجلس سے ایک آدمی بول پڑا کہ جناب آپ مبالغہ آرائی سے کام لیتے ہوئے حد سے تجاوز کر رہے ہیں۔ابومصعب الزہری نے اسے آگے سے جواب دیا کہ (آپ امام احمد کی بات کرتے ہیں) اگر آپ امام مالکؒ کو پاتے انکے اور امام بخاری دونوں کے چہروں پر برابر نظر ڈالتے تو آپ فیصلہ دیتے کہ امام بخاری اور امام مالکؒ فقہ وحدیث میں برابر ہیں ۔اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ امام بخاری اپنی جامعیت اور ہمہ گیری کی وجہ سے ائمہ اربع پر فوقیت رکھتے ہیں اور یہ بات کسی دیوانے کی قلم وزبان سے سرزد نہیں ہوئی بلکہ ان لوگوں کے بیانات و تاثرات ہیں جنکا ان حضرات سے بالواسطہ یا بلاواسطہ پالا پڑا ہے۔امام بخاریؒ کے ایک اور شیخ بلکہ محدث شہیر امام قتیبہ بن سعید فرماتے ہیں۔ **جالست الفقهاء و الزهاد و العباد فما رأيت منذ عند عقلت مثل محمد بن اسماعيل و هو فو زمانه كعمرؓ في الصحابة وقال له كان في الصحابة لكان آية و سئل قتيبة عن طلاق السكران و دخل محمد بن اسماعيل فقال قتيبة للسائل هذا احمد بن حنبل و اسحاق بن راهويه و على ابن المديني قد ساقهم الله اليک و اشارالی البخاری**: یعنی میں نے بڑے بڑے زاہدوں اور عابدوں، پرہیزگاروں وشب زندہ داروں کی مجلسیں اٹینڈ کیں ہیں اور بڑے بڑے عظیم فقہاء کی محفلوں میں گیا ہوں جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے مجھے ان میں کوئی امام بخاریؒ جیسا شخص نظر نہیں آیا وہ اپنے زمانہ میں ایسے ہی ہیں جس طرح جماعت صحابہؓ میں حضرت عمر فاروقؓ ہیں اگر امام بخاریؒ صحابہ میں موجود ہوتے تو قدرتِ الٰہی کی ایک نشانی ہوتے امام قتیبہ جیسے محدث حالت نشہ میں دی گئی طلاق کے متعلق سوال کیا گیا اتنے میں امام بخاری وہاں پہنچ گئے تو امام قتیبہ نے سائل سے کہا لیجئے یہ احمد ابن حنبل آ گئے۔مشہور زمانہ محدث اسحاق بن راھویہ آگئے قافلہ محدثین کے ممتاز امام علی بن مدینی آگئے اللہ تعالیٰ کرم کر کے انہیں تیرے پاس ہانک لایا ہے یہ الفاظ کہہ کر امام بخاری کی ذات عالیہ کیطرف اشارہ کیا (واضح رہے کہ امام احمد بن حنبل امام علی بن مدینی امام اسحاق بن راھویہ فحول محدثین اور امام بخاری کے اساتذہ وشیوخ ہیں امام بخاریؒ خود فرماتے ہیں۔**مااستصغرت نفسي عند احد الا عند علي بن المديني** : میں نے اپنے آپکو کبھی کسی کے سامنے ہلکا و چھوٹا اور ہیچ نہیں جانا سوائے علی بن مدینی کے اس بات سے آپ بآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ امام بخاریؒ کی شخصیت واقعتاً ہمہ گیر اور جامع، پیکر محاسن، مجسمہ محامد ہے اسی طرح امام قتیبہ کے اس قول کو سامنے رکھ کر ماقبل کے ائمہ ومحدثین اور امام بخاری کے درمیان موزانہ کرنا بھی آسان ہوجاتا ہے کہ حقیقت میں وہ ائمہ اربعہؒ سمیت اپنے ماقبل سے زیادہ علوم وفنون کے ماہر اور بحر بیکراں ہیں جنہیں کوئی بھی حقیقت پسند داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا امام یعقوب بن ابراہیم وامام نعیم بن حماد الخزاعی کا قول ہے **محمد بن اسماعيل فقيه هذه الامة** امام بخاری اس امت محمد یہ اور ساری ملت اسلامیہ کے فقیہ ہیں اسی طرح امام ابراھیم بن محمد بن سلام کہتے ہیں ہیں نے بہت بڑے بڑے محدثین و اصحاب الحدیث کے سرداران وسربراہان مثلاً سعید بن ابی مریم بن منہال ،اسماعیل بن ابی اویس والحمیدی، نعیم بن حماد، محمد بن یحییٰ بن ابی عمر العدنی، حسین بن علی الحلوانی، محمد بن میمون الخیاط، ابراہیم بن منذر، ابو کریب محمد بن العلاء، ابوسعید عبداللہ بن سعید الاشج، ابراہیم بن موسیٰ الفراء اور دیگر ان جیسے محدثین کو دیکھا وہ فہم و فراست، بصیرت وبصارت، حدیث وفقہ میں مہارت اور سائل پہ نظر عمیق علل حدیث کی معرفت کے سلسلہ میں اپنے خلاف جبکہ امام بخاریؒ کے حق میں فیصلہ دیتے تھے اور اپنے سے زیادہ ماہر و برتر سمجھتے تھے بلکہ امام محمد بن بشار کہتے ہیں: **محمد بن اسماعيل البخاری هو افقه خلق الله في زماننا** بخاری ہمارے زمانہ میں اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ فقہ کے ماہر ہیں بصرہ شہر ملت اسلامیہ کے اہل علم کا ملجاً و ماویٰ تھا وہاں پر بڑے بڑے علم کے سمندر وفقہ کے مصدر تھے خود حسن بصریؒ جیسے اہل علم کے میر کارواں وہاں پر اپنے علم کے گوہر چمکا اور اپنے فن کے جوہر دکھلا چکے تھے۔لیکن جب امام بخاری بصرہ میں وارد ہوئے تو ہر طرف ڈھنڈورا تھا کہ لوگو فیض حاصل کرو فائدہ اٹھاؤ اور ہر طرف یہ اعلانات کئے جارہے تھے **قدم اليوم سيد الفقهاء** آج تمہارے شہر میں قافلہ فقہاء کا سرخیل اور ماہرین فقہ کا سردار آ گیا ہے۔افسوس کہ بعض لوگ صرف کینہ وبغض اور جہالت کیوجہ سے کہتے ہیں امام بخاریؒ فقہ سے کورے تھے انہیں فقہ پر دسترس نہ تھی وہ فقط راوی حدیث تھے **یا للعجب** ....تو خیر بات ہو رہی تھی امام بخاری کی جامعیت پر۔اگر آپ غور کریں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ وہ ماہر فقہ، ماہر حدیث، ماہر تفسیر غرضیکہ ہر میدان کے شہسوار ہیں اسی لئے ان کے استاد وشیخ ابن ابی شیبہؒ فرماتے ہیں کہ بخاری کامل ہیں علمی دنیا کے ہر فن میں۔امام ابوحنیفہؒ بہت بڑے زاہد، عابد، نیک اور خدا ترس آدمی ہیں دنیا سے بے اعتنائی توکل ویقین بر الٰہی کا حسین مظہر ہیں فقہ میں انہیں ایک مقام حاصل ہے وہ امت مسلمہ کے

افراد کیلئے نہایت قابل احترام ہیں فقہ کا اکثر مواد انکی طرف منسوب ہے اگر بالفرض اس نسبت کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو پھر یہ بات لازماً ماننا پڑے گی کہ فقہ کی مانند انہیں حدیث کی وراثت کاملہ کا دعویٰ نہیں جبکہ امام بخاریؒ کا تو فقہ کے ساتھ ساتھ ضبط روایت اور حفظ حدیث کا یہ عالم ہے کہ محدثین کا یہ فیصلہ ہے کہ حدیث **لایعرفه محمد بن اسماعیل لیس بحدیث** جس حدیث کو امام محمد بن اسماعیل بخاری نہیں جانتے وہ حدیث نہیں۔اسی لیے ائمہ سلف کا قول ہے کہ امام بخاری کو اللہ تعالیٰ نے گویا پیدا ہی اس لئے کیا کہ وہ حدیث کی خدمت کریں جبکہ امام ابوحنیفہؒ کے متعلق علماء حدیث وفقہ،فن اسماء الرجال کے ماہرین،احوال راویان کے مبصر،علم جرح وتعدیل کے کبار ائمہ کا کہنا ہے کہ:(۱)**کان ابو حنیفه یتیما فی الحدیث** امام ابوحنیفہؒ حدیث کے معاملہ میں یتیم تھے(قول امام عبداللہ بن مبارکؒ)(۲) **ابو حنیفه لس بقوی فی الحدیث وهو کثیر الغلط و الخطاء** یعنی امام ابوحنیفہؒ حدیث میں قوی نہیں ہیں وہ بہت غلطی وخطاء کرنے والے تھے۔(**کتاب الضعفاء و المتروکین لامام النسائی ص 5**)شاہ ولی اللہ محدث دھلویؒ فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ ایسے شخص ہیں کہ بڑے بڑے محدثین مثلا امام احمد،بخاری،مسلم، ترمذی،ابوداوٗد، ابن ماجہ،دارمی **رحمهم الله اجمعین** نے ایک بھی حدیث اپنی کتابوں میں ان سے درج نہیں کی (مصطفیٰ شرح موطا ص6)اس بات سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہ کا حدیث میں وہ مقام نہیں جو امام بخاری کا ورثہ ہے بلکہ مشہور شارح ترمذی امام عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ نے تحفۃ الاحوذی کے مقدمہ صفحہ ۱۲۲ میں ابن خلدون جیسے تاریخ دان کا قول نقل کیا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کے پاس صرف 17 احادیث تھیں (میرا ذاتی نظریہ اس سے زیادہ کا ہے) جبکہ امام بخاری **امیر المومنین فی الحدیث و سید المحدثین** ہیں (واضح رہے کہ ہمارا مقصد امام ابوحنیفہؒ کی احادیث سے ناواقفیت کا اظہار قطعاً نہیں بلکہ بخاری وانکے درمیان توازن ہے۔امام ابوحنیفہؒ پر بعض ائمہ اسماء الرجال نے بہت سخت جرح وتنقید کی ہے۔لیکن ہم اس سے برأت کا اعلان کرتے ہیں)امام احمد بن حنبلؒ امام ابوحنیفہؒ کے متعلق فرماتے ہیں **لا رأی و لا حدیث** یعنی ان کی رائے بھی کام کی نہیں اور نہ ہی حدیث (**مناقب الشافعی للرازی ص142**)

امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں جسکا خلاصہ یہ ہے :امام صاحب ذرا شہزادہ (**Type**) صفت آدمی تھے ایسے شخص کو طلب حدیث کے لئے عراق،حجاز،یمن،مصر،شام کا سفر کرنا اورعلم حدیث کی تلاش میں برسوں کاٹنا احادیث کو حفظ کرنا اورطویل زحمت اٹھانی دشوار بلکہ ناممکن کہنا چاہیے اس وقت کوئی حدیث کا مجموعہ تو تھا نہیں کہ جس کو منگوا کر انسان فن حدیث میں شعور پیدا کر لیتا (سیرۃ نعمان علامہ شبلی نعمانی) فارسی شرح جامع ترمذی مولوی سراج الدین سرہندی حنفی ص22 میں ہے امام ابوحنیفہؒ نے صرف ایک حدیث امام مالکؒ سے روایت کی ہے یہی ان کے مناقب میں ایک بات کافی ہے۔امام شافعی کہتے ہیں مجھے امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد امام محمدؒ نے کہا بتاؤ تمہارے استاد (امام مالکؒ) زیادہ عالم ہیں یا کہ میرے استاد (امام ابوحنیفہؒ) میں نے کہا حق سچ کہوں؟ تو انہوں نے کہا ہاں۔شافعی کہتے ہیں تمہیں اللہ کی قسم بتلاؤ ہمارے استاد (مالکؒ) قرآن کا زیادہ علم رکھتے ہیں کہ تمہارے استاد (امام ابوحنیفہؒ) تو امام محمد نے جواب دیا کہ تمہارے استاد پھر میں نے حدیث کے بارے پوچھا تو انہوں نے یہی جواب دیا آخر میں نے اقوال صحابہؓ کی نسبت پوچھا تب بھی انہوں نے یہی جواب دیا۔پھر میں (شافعی) نے کہا اب رہا قیاس وہ تو انہیں چیزوں (قرآن وسنت) پر ہوتا ہے تو اب کس بات میں دونوں کا مقابلہ کرو گے۔(**وفیات الاعیان للعام ابن خلکان تذکرہ امام مالک. جلد ۶ صفحه ۱۳۶**) یہ امام مالکؒ وامام ابوحنیفہؒ کے درمیان توازن ہے جبکہ امام مالک اور امام بخاری کے درمیان توازن آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں۔مشہور شارح بخاری مولانا احمد علی سہارن پوری حنفی مقدمہ بخاری صفحہ نمبر ایک میں لکھتے ہیں کہ امام بخاریؒ کے اساتذہ یہ اعلان کیا کرتے تھے" **یا معشر اصحاب الحدیث انظرو الی هذا الشاب و اکتبوا عنه ولو کان فی زمن الحسن البصری لا حتاج الیه لمعرفته فی الحدیث و الفقه**" یعنی اے طلباء حدیث کی جماعت (محدثین کا گروہ)! اس نوجوان کی طرف خوب توجہ کرو ان سے احادیث لکھوا کر یہ امام (امام بخاریؒ) حسن بصریؒ جیسے شخص کے دور میں ہوتے تو حسن بصری کو بھی حدیث وفقہ میں انکی مہارت کیوجہ ان کے دروازے پہ آنا پڑتا (**مقدمه صحیح بخاری احمد علی سهارن پوری فصل اول**)

امام حسن بصری امہات المومنین سمیت حضرت عبداللہ بن عباسؓ جیسے **حبر الامة** اور عبداللہ بن عمر جیسے **اشد تابعاً للسنة** کے شاگرد ہیں جبکہ فصاحت و بلاغت میں انہیں حضرت علیؓ کا امین اور فقاہت و حاضر جوابی میں انکا جانشین اور ادب میں

Duplicate سمجھا جاتا ہے۔ائمہ ثلاثہ کے مقلدین تو شاید اس بات کو محسوس نہ کریں لیکن احناف کو اس سے خفگی ضرور ہوگی کیونکہ ان کے نزدیک امام ابوحنیفہؒ ہی حدآخر اور کل کائنات ہیں جبکہ امام ابن قیمؒ نے یہ لکھا ہے کہ امام جعفر صادق نے تین سوال کئے (۱) ذرا مجھے بتلائیں وہ کون سا کلمہ ہے جس کا اول حصہ شرک جبکہ آخری حصہ ایمان ہے؟ امام ابوحنیفہؒ نے جواب دیا مجھے علم نہیں۔ پھر حضرت جعفرؒ نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کا کلمہ ہے اگر کوئی شخص صرف لا الہ کہے تو مشرک جب آگے الا اللہ کہے تو مومن (۲) بتائیں اللہ کے نزدیک گناہ میں بڑی کیا چیز ہے؟ کسی کو قتل کرنا یا زنا کاری کرنا؟ امام ابوحنیفہؒ نے جواب دیا کہ ناحق کسی کا قتل اللہ کے ہاں بڑا گناہ ہے۔امام جعفرؒ نے فرمایا سنو قتل کے تو دو گواہ کافی ہیں اور زنا کے جب تک چار گواہ نہ ہوں گواہی مقبول نہیں (۳) اب بتلاؤ اللہ کے ہاں روزہ بڑی چیز ہے یا نماز؟ جواب دیا نماز۔فرمایا پھر کیا وجہ ہے حائضہ عورت روزوں کی تو قضا کرے اور نمازوں کی نہ کرے۔(اعلام الموقعین لامام ابن القیم جلد ایک،صفحہ ۱۹۴،اردو)

(امام ابوحنیفہؒ مشکل ترین مسائل کا جواب ایسے انداز میں دیتے کہ لوگوں کی عقلیں حیران رہ جاتیں) مگر افسوس کہ خود احناف کی ان سے تشفی و تسلی نہیں ہوتی مثلاً تعلیم قرآن پر تنخواہ لینا امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حرام جبکہ شافعی کے ہاں حلال ہے احناف کہتے ہیں فتویٰ و عمل امام شافعی کے قول پر ہوگا۔(حالانکہ احناف امام شافعی کو خاص اپنا مخالف گردانتے ہیں) اسی طرح جس عورت کا خاوند گم ہو جائے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وہ نوے جبکہ امام مالک کے نزدیک چار سال انتظار کرے گی احناف کہتے ہیں عمل امام مالک کے قول پر ہوگا امام ابوحنیفہؒ کا قول چھوڑا جائیگا۔(سچ کہا کسی نے عورت و دولت والا امتحان بڑا مشکل ہے) اور یہ بات بھی آن دی ریکارڈ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد خاص امام قاضی ابو یوسف مدینہ پہنچے خلیفہ ہارون الرشید کا دور تھا جو کہ خود بھی بہت بڑے عالم تھے اور مدینہ آئے ہوئے تھے چنانچہ امام مالکؒ ،امام شافعیؒ قاضی ابو یوسف اور خلیفہ بذاتِ خود اکٹھے بیٹھ گئے خلیفہ نے بات چھیڑ دی جتنے مسائل زیر بحث آئے امام شافعیؒ کے دلائل سن کر امام ابو یوسف نے انکو تسلیم کر لیا اور ان میں احناف کا موقف چھوڑ دیا ان مسائل میں سرفہرست وقف،صاع اور اقامت کا مسئلہ تھا۔(مقلدین ائمہ کی عدالت میں۔صفحہ ۱۴۷)

جامع صحیح کی مقبولیت:

علامہ شبلی نعمانی جیسے صاحبِ بصیرت حنفی نے اپنی کتاب سیرت نعمان میں لکھا کہ تلاش بسیار کے باوصف امام ابوحنیفہؒ کی کوئی کتاب ہمیں معلوم نہیں ہو سکی۔حقیقت بھی یہی ہے کہ امام صاحبؒ کی کوئی کتاب نہیں جو انہوں نے لکھی ہو ان کے علاوہ ائمہ ثلاثہ یعنی امام شافعی امام مالک،امام احمد رحمھم اللہ کی خود تصنیف کردہ کتابیں صحیح بخاری سے پہلے امت مسلمہ کے پاس موجود و محفوظ تھیں لیکن جو پذیرائی و مقبولیت اور داد تحسین بخاری کو ملی وہ کسی اور کا مقدر نہیں بلا تفریق مسالک ہر ایک نے اسکو سراہا اور امت نے اسے بالاجماع اصح الکتب بعد کتاب اللہ (اللہ کی کتاب کے بعد صحیح ترین کتاب) کا لقب دیا مشرق و مغرب اطراف و آفاق اس پہ متفق ہوئے کتب احادیث میں اسے اولیت سے نوازا گیا بلکہ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے تو یہاں تک لکھا کہ انہ کل من یھون امرھما فھو مبتدع متبع غیر سبیل المومنین۔حقیقت یہ ہے کہ جو آدمی بخاری و مسلم کے معاملہ کو ہلکا جانے وہ بدعتی ہے جو کہ مومنوں کے علاوہ کسی اور رستے کی پیروی کر رہا ہے۔(حجۃ اللہ البالغہ از شاہ ولی اللہ)

بخاری شریف اسقدر مقبول و متداول ہوئی کہ ہر ذی شعور مسلمان کے گھر کا جزء لازم بن گئی چنانچہ ابونصر الخرزی کہتے ہیں میں بیمار ہو گیا تو علاج کیلئے بخاری و مسلم فروخت کر کے اوپر لگا دی جب افاقہ ہوا تو میں نے یہ بات ابوالقاسم بن قطاع سے ذکر کی وہ مجھے انتہائی ناراض ہوئے اور فرمایا کیا کوئی مسلمان صحیحین کو اپنے گھر سے نکالتا ہے؟ وہ بار ہا یہ الفاظ دہراتے رہے حتیٰ کہ میں ندامت میں ڈوب گیا۔کسی بھی آدمی کو اس وقت تک مکمل عالم تسلیم نہیں کیا جاتا جب تک اس نے بخاری نہ پڑھی ہو مسند فتویٰ پر جلوہ گر ہونے والے کو اس وقت تک وہاں بیٹھنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے جب تک وہ جامع صحیح کے رموز و استدلال،استنباط و استخراج سے واقفیت حاصل نہ کرے۔امام بخاریؒ نے اپنی جامع کو بڑی جانفشانی و عرق ریزی سے محنت شاقہ کے ساتھ تصنیف کیا خود فرماتے ہیں:ما وضعت فی کتاب الصحیح حدیثا الا اغتسلت قبل ذلک و صلیت رکعتین و صنفت الجامع من ستہ مائۃ الف حدیث فی ستہ عشر سنۃ و جعلتہ حجۃ فیما بینی و بین اللہ و صنفت کتابی فی المسجد الحرام و ما ادخلت فیہ حدیثا حتی استخرت اللہ تعالیٰ و صلیت رکعتین و تیقنت صحتہ۔میں نے صحیح بخاری میں احادیث درج کرتے وقت ہر حدیث سے پہلے غسل کیا اور دو

رکعتیں پڑھیں اس جامع صحیح کو میں نے سات لاکھ احادیث سے سولہ سال میں ترتیب دیا اسکو اپنے اور اللہ کے درمیان حجت بنایا ہے اپنی اس کتاب کو میں نے حرم شریف میں بیٹھ کر لکھا ہے اس میں ہر حدیث داخل کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا اور دو رکعتیں پڑھیں۔ **و قال جماعة من المشائخ ان البخاری حول تراجم جامعه بین قبر النبی ﷺ و منبره** بہت سارے ائمہ نے کہا ہے کہ امام بخاریؒ نے صحیح بخاری کے تراجم ابواب آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک اور آپ ﷺ کے منبر شریف کے درمیان بیٹھ کر لکھے ہیں صحیح بخاری کی صحت، شہرت، مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ ابوزید المروزی کہتے ہیں **کنت نائما بین الرکن والمقام فرأیت النبی ﷺ فی المنام فقال لی یا ابا زید الی متی تدرس کتاب الشافعی و لا تدرس کتابی فقلت یا رسول اللہ ﷺ ما کتابک قال جامع محمد بن اسماعیل** یعنی میں ایک مرتبہ خانہ کعبہ میں سویا ہوا تھا تو خواب میں رسول اللہ ﷺ ملے آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوزید شافعی کی کتاب کب تک پڑھاتے رہو گے میری کتاب کیوں نہیں پڑھاتے میں نے عرض کی اے اللہ کے پیغمبر آپ کی کتاب کون سی تو فرمایا محمد بن اسماعیل کی جامع صحیح۔ (یعنی بخاری وہ میری کتاب ہے) (**مقدمہ فتح الباری شرح صحیح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی** صفحہ **676**)

نوٹ: یہ خواب بطور تائید لکھا گیا ہے ورنہ امتی کا خواب بذات خود شرعاً کسی مسئلے کو ثابت نہیں کرتا۔

امام بخاری کے متعلق ائمہ ومحدثین کے اقوال:

ویسے تو آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں کہ امام بخاریؒ جلیل القدر عظیم المرتبت شخصیت کے حامل ہیں اس سلسلہ میں حافظ ابن حجر جیسے پیکر معلومات زیرک محدث اور حافظ الدنیا ہونے کے باوجود کہ جس کی معلومات کی وسعتیں آفاق کو چھوتی ہیں سچ کہا ہے کہ امام بخاری کے متعلق اگر ائمہ کے اقوال و آراء اور تعریفات کے باب کو کھول دیا جائے تو قلم وقرطاس اپنی تنگی داماں کا شکوہ کریں گے۔ **هذا بحر لا ساحل له** (یہ ایک ایسا سمندر ہے جسکا کنارہ نہیں)

میں خود اس موضوع کا عشر عشیر بھی نہیں لکھا اختصار کو بھی مختصر کیا ہے ورنہ باب اس قدر لمبا ہے کہ **وما یعلم جنود ربک الا هو** لیکن آخر میں ہم چند ایک مبصرین کے اقوال نقل کرتے ہیں۔

(1) ہم نے عراق، شام، بصرہ، کوفہ، مکہ کے علماء دیکھے۔ بخاری سے بڑا عالم وفقیہ نظر نہیں آیا (**قول امام دارمی و محمود بن نظر الفقیه**) **(2)** میں نے مصر کے تیس سے زیادہ علماء کو خود سنا جو کہتے تھے ہماری امام بخاری کو دیکھنے کی خواہش بہت سخت ہے (قول ابوسھل) **(3)** علل حدیث اور اسانید میں ان سے بڑا عالم کوئی نہیں (قول امام ابوعیسی الترمذی) **(4)** میں گواہی دیتا ہوں کے دنیا میں بخاری جیسا کوئی اور نہیں (امام مسلم) **(5)** کاش میں بخاری کے جسم کا ایک بال ہوتا (امام عبداللہ بن حماد الاملی) **(6)** میں نے ساٹھ سال سے ایسا بڑا عالم وفقیہ اور متقی نہیں دیکھا (سلیم بن مجاھد) **(7)** اگر سارے اہل اسلام اکٹھے ہو کر امام بخاری کے آخری درجہ کو پانے کی کوشش کریں تو وہ ایسا نہیں کر سکیں گے۔ (الحافظ بغدادی) **(8)** اگر میں اپنی عمر امام بخاری کو دینے کی قدرت رکھتا تو میں ایسا کر دیتا کیونکہ میری موت ایک آدمی کی موت ہے جبکہ بخاری کی موت خزانہ علم کی موت ہے (یحیٰی بن جعفر البیکندی) **(9)** جس نے فقاہت وصداقت کو حق و سچ میں دیکھنا ہو وہ بخاری کو دیکھے (احمد بن اسحاق السرماری) **(10)** میں حلوان سے بغداد تک امام بخاری کے ساتھ چلا ہوں میں نے لاکھ کوشش کی کوئی ایک حدیث ایسی لاؤں جس کو بخاری نہ جانتے ہوں لیکن میں ایسا نہ کر سکا (امام فضل بن عباس المعروف بفضلک الرازی) **(11)** آسمان کی چھت کے نیچے امام بخاری سے زیادہ حدیث کا علم رکھنے والا کوئی نہیں (امام الائمہ ابوبکر بن خزیمہ) **(12)** امام بخاری ایک جنازہ میں شریک جا رہے تھے امام ذھلی ان سے اسماء وعلل کے بارے سوال پوچھ رہے تھے بخاری ان سے تیر کی طرح گزرتے جا رہے تھے گویا کہ وہ **قل هو الله** پڑھ رہے ہیں۔ (احمد بن حمدون الحافظ) **(13)** امام بخاری اساتذہ کے استاد محدثین کے سردار اور علل حدیث کے طبیب ہیں۔ (امام مسلم) **(14)** بخاری حدیث میں پوری دنیا کے سربراہ وامیر ہیں (احمد علی سہارن پوری حنفی) **(15)** وہ پختہ عالم ثقہ محدث **راسخ فی العلم** ہیں (امام خطیب تبریزی) **(16)** وہ دینائے علم کا امام حفظ کا پہاڑ حدیث کا ثقہ جس نے سب سے پہلے صحیح احادیث کا انتخاب کر کے امتیازی حیثیت کی کتاب تالیف کی (حافظ ابن حجر عسقلانی) **(17)** بخاری فقہ میں مجتہدین کا قائد اور تیر بہدف صاحب آراء معتبر ترین کتابوں کا مصنف ہے (علامہ ناصر الدین البانی) **(18)** امام بخاری کو اپنے ہم زمانہ علماء پر ایسے فضیلت ہے جیسے مردوں کو عورتوں پر (امام رجی بن رجاء) **(19)** خراسان نے بخاری جیسا کوئی دوسرا محدث پیدا نہیں کیا (امام احمد بن حنبل) **(20)** بخاری

شیخ الاسلام ،امام الحفاظ ذکاوت،علم ،ورع،وعبادت میں سربرآوردہ روزگار ہیں جن کی قابلیت کا یہ عالم کہ بلوغت سے پہلے ہی تصانیف و تدریس کا کام شروع کر دیا تھا(امام ذہبی)(21) بخاری حافظ حدیث اپنے زمانہ میں محدثین کے امام اور اپنے وقت کے مقتدا تھے وہ کتاب کو ایک دفعہ دیکھتے انہیں حفظ ہو جاتی (امام ابن کثیر)(22) بخاری جیسا کوئی دوسرا نظر نہیں آیا(امام علی بن مدینی)(23) امام بخاری حدیثوں کے پرکھنے والے اہل بصیرت واہل شہرت امام ہیں اہل اسلام کے لئے حجت ہیں علمائے ثقات نے ان کی فضیلت کا اقرار کیا ہے (علامہ عینی حنفی)(24) امام بخاری نبی ﷺ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہیں کہ حضرت کی امت میں ایسا شخص پایا گیا ہے جو بے مثل ہے جسکا وجود ایک نعمت کبری ہے جو امیر المومنین فی الحدیث اور سلطان المحدثین, امام و مجتھد ،ناقد،بصیر ہیں بخاری کی جلالت قدر پر،حفظ پر،اتقان پر تمام دنیا کے ثقہ لوگوں نے اتفاق کیا ہے(علامہ ابن عابدین شامی حنفی)(25) حقیقت یہ ہے کہ متاخرین علماء کے اقوال سے امام بخاریؒ کی تبحر علمی وسعت معلومات ،ذکاوت، قوت،اجتہاد سیلان ذہن ،قوت حافظہ پر روشنی ڈالنی بلاشبہ سورج کو دیا دکھانے کے مترادف ہے (ابن شیخ عبدالحق محدث دہلوی)(26) مدح کرنے والوں کی مدح ان کے ہم مرتبہ نہیں ہو سکتی اس لئے کہ مدح ان کے رتبہ سے نیچی رہ جاتی ہے(علامہ سبکی)(27) بخاری امام المحدثین امیر المومنین فی الحدیث کے لقب سے ملقب ہوئے ان کی پرکھی ہوئی حدیثوں اور جانچے ہوئے راویوں پر کمال وثوق کیا گیا وہ جفاکشی ،محنت،دیانت،علوہمتی تقوی،عدل وانصاف،حزم احتیاط،صدق،خدمت خلق استغناء،حزم،احتیاط،صدق،تقوی،عدل و انصاف،خدمت خلق اشاعت علوم کی تصویر تھے(امام مبارکپوریؒ)

(28) امام بخاریؒ کے فضائل ومناقب گنتی سے باہر ہیں ۔وہ حفظ ،درایت،اجتہاد،روایت،زھد،ورع عرفان،تحقیق،افادہ،اتقان میں منفرد وممتاز ہیں(امام نوویؒ)۔(29) امام بخاریؒ صرف مجتہد ہی نہیں مجتھد گر بھی ہیں۔(حافظ محمد گوندلویؒ)(30) بخاری قافلہ محدثین کے لیڈر احادیث نبوی ﷺ کے ناصر و ممدوح Supporter وراثت محمدی کے ناشر ہیں (ملاعلی قاری حنفی)ان ساری خوبیوں ،اوصاف،کمالات و اعزازات کے باوجود ہم امام بخاری کی تقلید نہیں کرتے اس لئے کہ ہمارے نزدیک تقلید شخص معین حرام ہے اس کے دلائل قرآن وسنت میں بکثرت موجود ہیں یہ انکا موقعہ نہیں امام بخاری امتی ہیں ان سے غلطی کا امکان بہرکیف موجود ہے۔

ان کی جو بات بھی قرآن وسنت کے خلاف ہو گی چھوڑ دی جائے گی ہاں البتہ وہ ہمارے لئے اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح ائمہ اربعہ سمیت باقی اسلاف عظام رہا مقام ومرتبہ تو وہ ہر ایک کا اپنا اپنا ہے کیونکہ یہ درجہ بندی اور تفاوت تو اللہ نے انبیاء علیھم السلام کی جماعت میں بھی رکھا ہے ہر ایک کے الگ الگ مناقب وفضائل ہیں۔

تقلید اور امام بخاریؒ: یاد رہے کہ امام بخاریؒ نے کسی کی تقلید نہیں کی خواہ وہ ائمہ اربعہ ہوں یا کوئی اور وہ خالص متبع قرآن وسنت تھے ویسے بھی یہ بات عقلا اور نقلا دونوں طریقوں سے ثابت نہیں ہوتی کیونکہ جو متعلقات ولوازمات اور شروط قواعد ایک مقلد کے لئے ہوتے ہیں امام بخاری ان میں سے کسی ایک کے بھی پابند نہیں اس لئے حق وسچ لکھا ہے علامہ انور شاہ کشمیری شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند نے **ان البخاری سلک عندی مسلک الاجتھاد و لم یقلد احدا فی کتابه.** یعنی امام بخاری نے اپنی کتاب میں اجتھاد کا رستہ اختیار کیا ہے نہ کہ کسی کی تقلید کا(فیض الباری شرح صحیح بخاری علامہ انور شاہ کشمیری) عقلا بھی یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ وہ مقلد تھے۔کیونکہ تقلید تو جاہل کرتا ہے عالم کی جبکہ بخاریؒ خود بہت بڑے عالم ومحدث ہیں۔تقلید تو جونیئر کرتا ہے سینئر کی جبکہ بخاری بذات خود سینئر ہیں۔تقلید تو غبی کرتا ہے مجتھد کی اور بخاری خود بہت بڑے مجتھد ہیں ۔تقلید تو عوام کالانعام کرتے ہے فقیہ کی وہ تو خود فقہاء کے سردار ہیں۔اس لئے انہیں کسی امام کا پابند کرنا خصوصا ائمہ اربعہ میں سے جبکہ وہ خود جامعیت میں ان سے فائق ہیں قطعا زیادتی ہے لیکن پھر بھی اگر کوئی انہیں مقلد کہے تو ہم اتنا ہی کہہ سکتے ہیں: **کبرت کلمة تخرج من افواههم ان یقولون الا کذبا** (الکھف) ترجمہ : یہ ایک بہت بڑی جھوٹی بات ہے جو ان کے منہ سے نکل رہی ہے۔

اماموں کی صف میں امام بخاری کو کسی امام کے ماتحت کرنا ایسے ہی ہے جس طرح کوئی اولوالعزم پیغمبروں کی جماعت میں محمد رسول اللہ ﷺ کو پہلے انبیاء کے تابع کرے۔اگر بخاری مقلد ہیں تو پھر امت کو کوئی شخص غیر مقلد ہے ہی نہیں۔

مضت الدھور وما اتین بمثله
ولقد اتی فعجزن عن نظرائه
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب
الخطاء منی والصواب من ربی